انا انزلنا اليك الكتاب لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون

ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے
تاکہ آپ اسے لوگوں سے کھول کر بیان کر دیں کہ
وہ سوچیں۔

حجۃ اللہ البالغۃ (اردو)

گوہر ۱۲۹۸

تالیف

حضرت قطب الملۃ حکیم الامۃ مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا عبد الحق حقانی

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم

انا انزلنا الیک الکتاب لتبین للناس لعلهم یتفکرون
صدق الله

ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے
تاکہ آپ اسے لوگوں سے کھول کر بیان کر دیں کہ
وہ سوچیں۔

حجۃ اللہ البالغہ (اردو)

گوھر ۱۲۹۸

تالیف

حضرت قطب الملۃ حکیم الامۃ مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا عبد الحق حقانی

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار، لاہور

کتاب ــــــــــــــــ حجۃ اللہ البالغہ

مصنف ــــــــــــــــ شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ

تعداد ــــــــــــــــ ایک ہزار

مطبع ــــــــــــــــ جنرل پرنٹرز ۲۲/۱۰ ریٹی گن روڈ

لاہور

قیمت ــــــــــــــــ 60 روپے

نوافل کا بیان

جس رحمت کا شرائع کے اندر لحاظ کیا گیا ہے اس کا یہ مقتضٰے ہے کہ لوگوں کو ضروری سی چیزیں اور نیز وہ چیزیں جن سے طاعت الٰہی کا پورا پورا فائدہ ان کو حاصل ہو سکے بیان کر دی جائیں تاکہ ہر شخص اپنا اپنا حصہ اس سے حاصل کر سکے پھر ان میں سے جو شخص کاروبار دنیوی میں مصروف ہوتا ہے وہ تو صرف ان ضروری باتوں کو اپنے ذمہ لازم کرے اور جو شخص دنیاوی کاروبار سے فارغ ہے اور اس نے تہذیب نفس اور اصلاح آخرت کا مصمم ارادہ کر لیا ہے وہ کامل طور پر ان عبادات کے ادا کرنے کی کوشش کرے۔ اس واسطے عنایت شرعی کی توجہ اس امر کی طرف ہوئی کہ ان کے لیے نوافل نماز اور ان کے اوقات مناسبہ اور اسباب کے ساتھ تعیین اوقات بیان کی جائے اور لوگوں کو اس پر ابھارا جائے اور ترغیب دلائی جائے اور ان کے فوائد بیان کیے جائیں اور اجمالاً اس نماز نفل کی بھی ترغیب دی جائے جس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں مگر جبکہ کوئی مانع موجود ہو جیسے وہ اوقات جن میں نماز کا پڑھنا منع ہے۔ ان نوافل میں سے ایک تو وہ نوافل ہیں جو فرائض کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور اصل یہ ہے کہ اشغال دنیویہ چونکہ لوگوں کو خدا کی یاد سے بھلاتے ہیں اور اذکار کے اندر تدبیر اور فکر اور عبادات کا ثمرہ حاصل کرنے سے مانع ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان سے ہیئت بہیمیہ کا جماؤ اور ہیئت ملکیہ میں ایک قسم کا دباؤ و قساوت پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسی بات کی ضرورت ہوئی کہ اس کدورت کے صاف کرنے کی غرض سے قبل از فرائض اس کا استعمال کیا کریں تاکہ فرائض کے اندر ایسے وقت میں شروع پایا جائے کہ تمام شغلوں سے قلب خالی ہو اور سب سے خاطر جمع ہو اور بسا اوقات آدمی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ نماز کا فائدہ اس کو پوری طرح سے نہیں حاصل ہوتا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں اس کی جانب اشارہ پایا جاتا ہے کَمْ مِنْ مُصَلٍّ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِلَّا نِصْفُہَا ثُلُثُہَا اَوْ رُبُعُہَا بہت سے نمازیوں کو ان کی نماز سے صرف تہائی چوتھائی ثواب ملتا ہے۔ بنا ضروری ہوا کہ فرائض کے بعد اس مقصود کے پورا کرنے کیلئے کچھ نماز اور مقرر کی جائے ان نوافل میں سے زیادہ ضروری سنت مؤکدہ ہیں جو دس یا بارہ رکعت ہیں جو تمام اوقات پر منقسم ہیں اور یہ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ میں کہتا ہوں اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص نے اپنی جان کو رحمت کے ایک بہت بڑے حصہ کا مستحق بنا لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا یعنی صبح کی دو رکعت دین اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔ میں کہتا ہوں بہتر ہونے کا سبب یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور اس کی نعمتیں رنج اور مصیبت کی کدورتوں سے خالی نہیں رہ سکتی ہیں اور ان رکعتوں کا ثواب ایسا باقی رہتا ہے جس میں نام کو بھی کدورت نہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ کَانَ لَہٗ کَاَجْرِ حَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ جس نے جماعت سے صبح کی نماز پڑھی پھر طلوع آفتاب تک یاد الٰہی کرتا رہا پھر دو رکعت پڑھیں اس کو مثل حج اور عمرہ کے ثواب ملے گا۔ میں کہتا ہوں یہ وہ ثواب ہے جو ہر دن کے لیے آپ نے مسنون فرمایا ہے۔ اور اعتکاف کے فوائد ہم پہلے

بتائے اور اس کے آداب اور وظائف منضبط کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یَعْقِدُ الشَّیْطٰنُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ۔ تم میں سے جب کوئی آدمی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے قافیہ میں تین گرہ لگا دیتا ہے اخیر حدیث تک۔ میں کہتا ہوں شیطان اس کے دل میں نیند کی لذت ڈال دیتا ہے اور اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے اور اس کا یہ وسوسہ بہت مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے جب تک کوئی ایسی تدبیر نہ کی جائے کہ جس سے نیند دفع ہوسکے۔ اور خدا کی طرف توجہ کا دروازہ اس پر کھل جائے اور وہ وسوسہ دل سے نہیں نکلتا اس لیے یہ بات مسنون کی گئی کہ جس وقت آدمی کی سوتے سے آنکھ کھلے اور اپنی آنکھیں ملتا ہوا اٹھے تو خدا کا نام لے پھر وضو اور مسواک کر کے چھوٹی چھوٹی دو رکعت پڑھے۔ بعد ازاں اذکار اور آداب سے جتنا چاہے پڑھتا رہے۔ اور میں نے ان تین عقود کا تجربہ کیا ہے اور ان کا لگنا اور پھر ان کی تاثیر کا مشاہدہ کیا ہے۔ مگر مجھ کو یہ بھی معلوم تھا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اور اس وقت مجھ کو یہ حدیث بھی یاد آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ یعنی دنیا میں جو طرح طرح کے لباس پہنتی ہیں آخرت میں اس کے بدلے ننگی ہونگی کیونکہ فضائل نفسانیہ سے دنیا کے اندر وہ ننگی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْخَزَائِنِ الحدیث، آج کی رات میں آسمان سے کیا کیا خزانے اتارے گئے۔ میں کہتا ہوں اس بات پر صاف دلیل ہے کہ معانی صورتوں میں متمثل ہیں وجود حسی سے پیشتر ان کا زمین پر نزول ہوتا رہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ الحدیث۔ جب شب کا اخیر تہائی حصہ باقی رہتا ہے ہمارا رب تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی جانب نزول فرماتا ہے۔ علماء کا قول ہے کہ آوازوں کے سکون کی وجہ سے جو حضور قلب کے مانع ہوتی ہیں اور اشغال مشوشہ سے دل کے صاف ہونے اور ریاء کا احتمال نہ ہونے کے سبب سے نفس کو رحمت الٰہیہ کے نزول کی جو قابلیت حاصل ہوتی ہے اس حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے اور میرے نزدیک اس کے ساتھ ایک اور چیز کی طرف بھی اشارہ ہے جو قلب کے اندر پیدا ہوتی ہے جس کو نزول سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ جس کا اس سے پہلے ہم کچھ بیان کر چکے ہیں۔ انہیں دو اسرار کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ سب سے زیادہ اللہ پاک اور اس کے بندہ میں جو قربت ہوتی ہے وہ شب کے اخیر میں ہوتی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یَسْئَلُ اللّٰہَ فِیْھَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اَلْبَتَّہ شب میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی عبد مسلم اپنی بھلائی کی دعا نہیں کرتا۔ مگر اللہ پاک اس کو عطا فرماتا ہے اور نیز فرماتا ہے عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ مُکَفِّرَۃٌ لِّلسَّیِّئَاتِ مَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ۔ التزام کرو شب کے اٹھنے کا اس لیے کہ یہ دستور ہے تم سے پہلے صالحین کا اور وہ تمہارے رب کی جانب قربت کا موجب اور تمہاری برائیوں کا دور کرنے والا اور گناہ سے روکنے والا ہے اور گناہوں کے دور کرنے اور ان سے باز رکھنے کے اسرار ہم بیان کر چکے ہیں۔ وہاں ان کو دیکھنا چاہیے